www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اسلام اور مغرب

خورشید احمد گیلانی

اسلام اور بنیادی انسانی حقوق

اسے ذہنی مرعوبیت کہیے، احساس کمتری سمجھیے یا فیشن کا نام دے لیجیے —— بہر حال ہمارے ہاں یہ روِش ایک عرصے سے چل نکلی ہے کہ کوئی مسئلہ ہو، اصطلاح ہو، یا کوئی حوالہ اور جملہ، جو مغرب سے ہمارے ہاں پہنچے، ہم اسے فوراً حرزِ جاں اور وِردِ زبان بنا لیتے ہیں۔اور یوں محسوس کرتے ہیں کہ گویا یہ ایک الہام ہے، جسے نقل کرنا، جس کی پیروی کرنا اور جسے عام کرنا ہمارے بنیادی فرائض میں شامل ہے —— اس کے باوجود ہم سینہ پھلا کر کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں! 47ء کے بعد صرف ہمارے حکمران بدلے ہیں، اذہان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، —— ہمارے بالائی طبقوں اور لٹریری حلقوں کے مزاج و نفسیات پر آج بھی پوری طرح مغرب چھایا ہوا ہے۔ ہمارا رولنگ کلاس بین الاقوامی مارکیٹ میں مغربی مفادات کی دلالی، بالائی طبقہ یورپی فیشن کی نقالی، اور لٹریری سرکل مغربی خیالات کی جگالی کرتا ہے۔ آخری حلقے، یعنی دانشوروں میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو فکری طور پر اقبال" کی طرح اپنے دینی ورثے، تاریخی اثاثے اور تہذیبی سرمائے پر فخر کرتے ہوں —— ہمارا یہ رویہ بہر حال قابلِ رشک اور اعتماد افزا نہیں ہے!

مغرب نے ریاست اور کلیسا کو الگ کیا تو ہم نے فوراً دین اور سیاست کی جدائی کا راگ الاپنا شروع کر دیا، مغرب نے آزادیِ نسواں کی بات کی تو ہم نے بلا توقف اپنے تہذیبی و خاندانی ڈھانچے پر تیشہ چلانا شروع کر دیا، مغرب نے سودی معیشت کو فروغ دیا تو ہم نے قرآن و حدیث سے ایسی معیشت کے حق میں دلائل فراہم کرنے شروع کر دیئے، مغرب نے اخلاق و اقدار کے نئے پیمانے گھڑے تو ہم فی الفور اپنی اخلاقیات کے سانچے توڑنے پر آ گئے، حد یہ کہ الفاظ و محاورات اور اصطلاحات تک کے لیے ہم مغرب کے ذہنی گداگر بن گئے، مثال کے طور پر مشہور فرانسیسی مفکر روسو نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "سوشل کنٹریکٹ" یعنی "معاہدۂ عمرانی" میں ایک جملہ لکھا۔

"انسان آزاد پیدا ہوا تھا مگر وہ ہر جگہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے"۔

بس یہ فقرہ ہمارے اربابِ دانش اور روشن خیال لوگوں کے لئے ایک الہامی کلام بن گیا، نہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جانے یہ جملہ کتنی بار کہاں کہاں نقل کیا گیا، اسے مجموعہ اقوال زریں میں سرفہرست رکھا گیا، اس ایک فقرے سے کتنی تحریروں کا آغاز کیا گیا، اور کتنی تنظیموں نے اسے اپنا "ماٹو" قرار دیا۔ یہ جملہ 1750ء میں روسو کی زبان اور قلم سے نکلا، لیکن جدید مفکرین کو یہ خیال نہ آیا، کہ اس سے کہیں زیادہ بلیغ، فصیح اور پر اثر جملہ روسو سے تقریباً گیارہ سو سال قبل 641ء کے لگ بھگ امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس وقت ادا کیا تھا، جب مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے ایک بار ایک قبطی کو بلاوجہ مارا تھا، تو آپ نے گورنر کے بیٹے کو سرعام کوڑے لگوائے اور ساتھ ہی گورنر کو غضب آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے فرمایا:

"متی استعبدتم الناس وقد ولدتهم امهاتهم احرارا"

"تم نے کب سے لوگوں کو اپنا غلام بنانا شروع کیا ہے جبکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا؟"

مجال ہے ہمارے "روشن خیال" دانشوروں نے کسی بھی جگہ یہ جملہ نقل کیا ہو، بس ہر جگہ روسو کے جملے کی دھوم مچی ہوئی نظر آتی ہے، ہمیں روسو سے کوئی کدورت نہیں لیکن اس کا یہ جملہ بذاتِ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کا چربہ، بلکہ سو فیصد ترجمہ ہے، کوئی انوکھا اور تخلیقی نقرہ نہیں، یہ مثال محض یہ واضح کرنے کے لئے دی گئی کہ ہم ہر واقعے کو مغرب کی آنکھ سے دیکھتے، ہر خیال کو مغرب کے دماغ سے سوچتے، ہر جملے کو مغرب کے کان سے سنتے اور ہر حرف و لفظ کو مغرب کی زبان سے بولتے اور قلم سے نقل کرتے ہیں۔

چنانچہ آج جو پوری دنیا میں بنیادی انسانی حقوق کا چرچا ہے، ہم ان حقوق کا پہلی بار شعور حاصل کرنے، پھر اس شعور کو عام کرنے اور ان کی بنیادی دستاویز لکھنے اور ان کی حفاظت اور نگہبانی کا سارا خراج مغرب کو دیتے ہیں، گویا مغربی تہذیب کے فروغ اور غلبے سے پہلے اس روئے زمین پر نہ کوئی انسان رہتا تھا اور نہ اس کے کوئی حقوق تھے۔ ہاں، ان حقوق کا علم وادراک اور ترتیب وشعور تو بعد کی بات ہے۔

اگر ہم روسو، ہیگل، کانٹ، نٹشے، رسکن، سپنگلر، فرائڈ وغیرہ کے بھاری بھرکم نام لے کر لوگوں پر رعب جمانے کی بجائے سنجیدگی اور متانت سے قرآن حکیم اور سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرتے، تو وہ سب کچھ آج ہمارے کاسۂ دماغ اور دامنِ فکر میں ہوتا جو ہم بھیک کے طور پر مغرب سے مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اصولاً اور عملاً اسلام اور اہل اسلام بنیادی انسانی حقوق کے شروع دن سے نہ صرف علمبردار،

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بلکہ محافظ رہے ہیں۔ لیکن آج ان حقوق کی جملہ اجارہ داری مغرب کے نام لکھی جا چکی ہے، اور مغرب اس مسئلے کو ہر اس قوم اور ملک کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے، جہاں اس کے سیاسی اور معاشی مفادات خطرے میں ہوں - اگر کسی جگہ ایسا نہ ہو تو اس کے نزدیک کہاں کے انسان، اور کہاں کے حقوق؟ راوی ہر طرف چین ہی چین لکھتا ہے۔ خطہ فلسطین ہو یا وادیٔ کشمیر، چیچنیا کے پہاڑ ہوں یا بوسنیا کا برف پوش علاقہ، وہاں مغرب کا نیا چہرہ سامنے آتا ہے۔

مغرب کے اسی فکری و عملی تضاد کے باعث بنیادی انسانی حقوق کا شور اور چرچا جس قدر بڑھ رہا ہے، ان حقوق کی پامالی بھی اسی رفتار سے روز افزوں ہے۔اس کا جوہری سبب اس قوتِ نافذہ کی کمی اور شعور کے نہج کا فقدان ہے، جو انسان کے بنیادی حقوق کی حفاظت یقینی بنا سکتا ہے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس زمانے میں یورپ انسان اور حیوان کے فرق سے نا آشنا تھا، یورپ میں باقاعدہ اکھاڑے لگتے تھے اور زندہ انسانوں پر بھوکے درندے چھوڑے جاتے تھے، بات بات پر زبان تالو سے کھینچی جاتی تھی، ہتھوڑوں سے انسانی جبڑے توڑے جاتے تھے، انسانی جسم پر تارکول مل کر اسے آگ دکھائی جاتی تھی، اور انسان کو سزا کے طور پر برف زاروں میں منجمد کر دیا جاتا تھا، اسی زمانے میں اسلام نے بنیادی انسانی حقوق کا نہ صرف تصور دیا، بلکہ اسے ایک الٰہی اور الہامی ضابطے کے طور پر پیش کیا، اور پہلی بار رعایا اور حاکم کے بنیادی حقوق کے درمیان فرق کو عملاً منسوخ کر دیا۔ ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ﴾ (اور بلاشبہ ہم نے انسان کو تکریم بخشی) نیز" ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (بے شک ہم نے انسان کو بہترین قالب میں ڈھالا) جیسے انقلابی اور انسانیت نواز افکار سے روشناس کرایا۔

مغرب کے ہاں بنیادی انسانی حقوق کا سارے کا سارا سرمایہ اور ماخذ و سرچشمہ کنگ جان (King John) کا وہ "میگنا کارٹا" ہے، جسے والٹیر نے حالات کے خاص پس منظر میں "منشور آزادی" قرار دیا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ عہدِ تاریک میں برطانیہ، فرانس، جرمنی وغیرہ مغربی ممالک میں انسانوں کے ساتھ سیاسی وسماجی اور معاشی سلوک ہوتا رہا اس اعتبار سے اس "میگنا کارٹا" کی بہت بڑی اہمیت ہے، اور اہل اسلام اس کے قطعاً منکر نہیں—!

اگرچہ "میگنا کارٹا" کے مندرجات میں عوام کے حقوق کا واضح شعور اور تحفظ موجود نہیں—، بلکہ اس دستاویز کی حیثیت در اصل یورپی امراء (Barons) اور بادشاہ کے درمیان ایک بقائے باہمی کے معاہدے کی ہے، پھر بھی جس کے ماحول میں اسے بادِ بہاری کا جھونکا نہ سہی، لُو کا تھپیڑا قرار دیا جا سکتا ہے، جس سے [illegible] میگنا کارٹا 1215ء کو جاری ہوا، اس کے بعد اہل

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مغرب نے بڑے وقفے کے بعد ایک سماجی زقند لگائی اور ٹام پین (Tom Paine) نے ایک پمفلٹ (حقوقِ انسانی) کے نام سے شائع کیا۔ اس پمفلٹ نے بہر حال مغربی دنیا کے جمود زدہ ماحول میں زبردست ارتعاش پیدا کیا۔ یہ 1737ء سے 1809ء کے درمیانی عرصے کی بات ہے۔

اگلے مرحلے میں انقلابِ فرانس کے بطن سے انسانی حقوق کا شعور جنم لیتا ہے اور "منشورِ حقوقِ انسانی" نام کی دستاویز 1789ء میں اشاعت پذیر ہوتی ہے۔ اس دستاویز کی ترتیب کا محرک روسو کا "معاہدہ عمرانی" بنا۔ جس کے ذریعے حقوقِ انسانی کا شعور نسبتاً زیادہ واضح شکل میں سامنے آیا۔ سماجی تاریخ نے اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے بالآخر 1948ء میں وہ چارٹر دنیا کو دیا، جسے آج حقوقِ انسانی کی مستند، مفصل، جامع اور واضح دستاویز کا درجہ حاصل ہے۔ یہ دستاویز اقوام متحدہ کے ذریعے سامنے آئی، بلاشبہ یہ دستاویز بہت اہم اور دوررس ہے، اور عصر حاضر میں بنیادی انسانی حقوق اجاگر کرنے میں اس کا مثبت کردار ہے۔

یہ دستاویز تیس دفعات پر مشتمل ہے۔ یہاں مقصود ہر دفعہ کی تصحیح اور تائید و تردید نہیں، تاہم قابل ذکر نکات یہ ہیں:

- ہر انسان کا وقار و حقوق میں مساوی حیثیت کا حامل ہونا۔
- نسل، رنگ، زبان، وطن، جنس اور مذہب کے حوالے سے ہر نوع کے امتیاز کی نفی۔
- غلامی کا خاتمہ۔
- زندہ اور آزاد رہنے کا حق۔
- قانون کی نظر میں مساوات۔
- نجی اور گھریلو زندگی کی حفاظت۔
- حصول شہریت کا حق
- عائلی زندگی کی آزادی۔
- جائیداد کا تحفظ۔
- اظہارِ رائے اور عقیدے کی آزادی۔
- اجتماع اور تنظیم کا حق۔
- ثبوتِ جرم کے بغیر سزا کی نفی۔
- نقل مکانی کی اجازت۔
- ٹریڈ یونین ازم وغیرہ۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس قدر جامع اور مفصل دستاویز اور اس پر درجنوں ممالک کے دستخط ہونے کے باوجود برسوں کا مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ اقوام متحدہ کا چارٹر وہ مقاصد حاصل نہیں کر سکا جو اسے مطلوب تھے! اس کے کیا اسباب ہیں؟ یہ ہم آگے چل کر بتائیں گے اس موقع پر ایک نظر اسلام کے عطا کردہ بنیادی انسانی حقوق پر ڈالی جائے، آج جس اسلام کو سب سے زیادہ "رجعت پسند" اور "جنگ جو" ثابت کیا جارہا ہے، اس اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ اور صحیفہ اسلام (قرآن مجید) نے سب سے پہلے بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ ان حقوق کا ذکر کیا۔ ان کا جامع تصور دیا، اور انہیں نافذ کرکے دکھایا!

یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ حقوق اس وقت دنیا کو عطا ہوئے، جب یورپ تو مکمل اندھیرے میں تھا ہی، ایران وروم جیسی روشن خیال ریاستیں بھی ان حقوق سے نا آشنائے محض تھیں۔ بلکہ ان کے ہاں انسان مستقل طور پر تین خانوں میں بٹے ہوئے تھے: اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ! اعلیٰ درجے کے لوگ شاہی خاندان کے افراد تھے، متوسط طبقہ امراء کا تھا، اور ادنیٰ مخلوق کا نام رعایا تھا! شاہی خاندان خدائی تحفظات رکھتا تھا، امراء کے لئے بے پناہ مراعات تھیں، اور رعایا کے مقسوم میں کوڑے تھے یا رسوائی، توہین، ذلت، غلامی اور تعزیر!

اسلام کے دیئے ہوئے بنیادی انسانی حقوق کا تصور اور خاکہ قرآن وسنت دونوں میں موجود ہے، اور ان دونوں سرچشموں میں اتنی صراحت اور تفصیل ہے کہ جب ہم اقوام متحدہ کا چارٹر پڑھتے ہیں، تو وہ قرآن وحدیث کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ یا اگر کوئی اسے زیادہ ہی "مذہبی عقیدت" اور "دینی جوش" کا نام دے، تو کم از کم ادبی زبان میں اسے "توارد" ضرور کہا جاسکتا ہے یعنی ایک ہی خیال کا دو مختلف مصادر سے اُبھرنا۔

ویسے بھی یہ کیوں کر ممکن ہے کہ اسلام ایک منظم ریاست تشکیل دے، عدل وتقویٰ پر اسے استوار کرے، اور اجتماعی فلاح کے حوالے سے اپنا نظام چلائے اور پھر انسان کے بنیادی حقوق سے صرفِ نظر کرے؟ چنانچہ اسلام نے ایسا نہیں کیا! بہت سی تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے ہم ان بنیادی حقوق کا تذکرہ کرتے ہیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں اور نصِ قطعی کا درجہ رکھتے ہیں۔ پھر جن آیات میں ان حقوق کا ذکر ہے، کسی مفسر کے استنباط کا نتیجہ نہیں، بلکہ صریحاً وہ حقوق موجود ہیں جن کا تحفظ مطلوب ہے۔ رازی و زمخشری کو درمیان میں لائے بغیر ہر وہ شخص جو محض قرآن مجید کو ناظرہ پڑھ اور اس کا ترجمہ دیکھ سکتا ہے، خود ہی اس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ آیات محض وعظ وتلقین اور حصولِ ثواب کے لئے نہیں اتریں، بلکہ ان کا تعلق اسلامی معاشرے اور ہر انسان اور اس کے بنیادی حقوق سے آگاہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کرنا اور ریاست کو ان حقوق کی ادائیگی کا پابند بناتا ہے۔

تحفظِ جان

"جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے (یعنی قصاص) یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کیا۔ اور جس نے کسی کی جان بچائی، اس نے گویا تمام انسانوں کی زندگی بچالی"۔ (المائدہ: ۳۲)

علاوہ ازیں بھی قرآن مجید میں بہت سی ایسی آیات موجود ہیں، جن میں قتل وہلاکت کی ہر شکل کو ناجائز قرار دیا گیا۔۱

تحفظِ ملکیت

"اور تم باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ" (البقرہ:۱۸۸)

تحفظِ ناموس

"اے نبی ﷺ، مومن مردوں سے کہیے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں" (النور: ۳۰،۳۱)

تحفظِ چہار دیواری

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو"۔ (النور: ۲۷)

شخصی آزادی

"کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کے بجائے تم میرے غلام بن جاؤ"۔ (آل عمران:۷۹)

تحفظِ عقیدہ وضمیر

"دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں، صحیح اور غلط کی چھانٹی کردی گئی ہے۔" (البقرہ:۲۵۶)

حقِ مساوات

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

برادریاں بنا دیں، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو ــــــ اللہ کے نزدیک معزز صرف پرہیز گار ہیں۔"
(الحجرات: ۱۳)

حصولِ انصاف

"اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل قائم کروں۔" (الشوریٰ: ۱۵)

تحفظِ حاصل محنت

"انسان کے لئے کچھ نہیں، مگر وہ جس کی اس نے سعی کی۔" (النجم: ۳۹)

سیاسی زندگی میں شرکت کا حق

"اور مسلمانوں کا کام آپس میں مشورے سے چلنا ہے۔" (الشوریٰ: ۳۸)

تنظیم و اجتماع کا حق

"تم میں ایک گروہ ضرور ایسا ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے، بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔" (آل عمران: ۱۰۴)

کفالت کا حق

"اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا ایک حق مقرر ہے" (الذاریات: ۱۹)

آزادیٔ تقریر و تحریر

"اگر تم نے لگی لپٹی بات کی یا سچائی سے پہلو بچایا، تو جان لو جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ کو اس کی خبر ہے" (النساء: ۱۳۵)

ثبوت کے بغیر مؤاخذے سے تحفظ کا حق

"بدگمانی کرنے سے بچو، بعض گمان بجائے خود گناہ ہیں اور خواہ مخواہ تجسس نہ کرو۔" (الحجرات: ۱۲)

مذہبی دل آزاری سے تحفظ

"ان کو برا بھلا نہ کہو، جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ پس وہ جہالت کے باعث اللہ کو برا بھلا کہیں گے۔" (الانعام: ۱۰۹)

ان تصریحات کے بعد یہ کہنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ الہامی مذاہب یوجا پاٹ، رسوم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وشعائر اور عبادت و ریاضت کے طریقے بتاتے ہیں، جبکہ امورِ دنیا کی ادائیگی کے لیے انسان خود ہی ضابطہ کار طے کریں۔ نیز مذہب اللہ اور بندے کے درمیان ایک پرائیویٹ تعلق کا نام ہے، اس کا معاشرتی زندگی، امورِ ریاست اور سیاست سے کیا واسطہ؟"

مغرب نے انسانی حقوق کے حوالے سے جتنا بھی سفر کیا ہے، وہ اس لئے رائیگاں جارہا ہے کہ اس نے انسان کے حقوق واضح تو کردیے، مگر انہیں دوسروں پر عائد اور نافذ کون کرے؟ یہاں ایک بہت بڑا خلا ہے، جسے کم از کم موجودہ سیکولر اور خود سر مغرب پورا نہیں کرسکتا۔ وہ یہ کہ انسان کبھی اپنے جیسے انسان کے حقوق کی نگہبانی نہیں کرسکتا۔ اس لیے کہ قدم قدم پر انسانی مفادات ٹکراتے ہیں ـــــ غلاموں کے جو مفادات اور حقوق ہیں، وہ آقاؤں کے خلاف جاتے ہیں، آقا کیوں کر ان کا لحاظ کرے گا؟ نسلی تفاخر میں مبتلا قومیں کیسے دوسری قوموں کے بنیادی حقوق کی پاسداری کرسکتی ہیں؟ ـــــ مغرب والے، جنہوں نے صدہا سال تک اہل مشرق کو غلام بنائے رکھا، وہ انہیں بنیادی حقوق کس خوشی میں دیں گے؟ ـــــ سرمایہ دار اسی طرح اپنے مزدور اور جاگیردار اپنے مزارع کے بنیادی حقوق کس طرح تسلیم کرسکتا ہے؟

ان بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت صرف وہ دین، مذہب یا ضابطہ حیات دے سکتا ہے، جو اپنے پیروکاروں کی جماعت ان خطوط پر استوار کرتا ہے کہ اس زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی بھی ہے اور آنے والی زندگی میں موجودہ زندگی کے ہر عمل کا حساب لیا جائے گا ـــــ انسان اپنی حیات اور موت کا مالک و مختار نہیں، بلکہ اس کی زندگی اور موت ایک برتر ہستی یعنی اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اللہ نے انسان کو ایک ہی قالب میں ڈھالا لہٰذا نسل، وطن، رنگ، زبان جیسے امتیازات بے معنی ہیں ـــــ چنانچہ کوئی انسان دوسرے انسان کا حاکم، مولا، کارساز، رازق، خالق، مالک نہیں، سبھی انسان اللہ کے بندے ہیں ـــــ اسلام نے یہی تصورِ حیات اپنے ماننے والوں کو عطا کیا۔ چنانچہ جب اس نے بنیادی انسانی حقوق کا چارٹر مرتب کیا تو یہ چارٹر فرد کا فرد کے درمیان، یا ریاست کا افراد کے درمیان، یا حکومت کا رعایا کے درمیان، اور مختلف حکومتوں، ملکوں اور قوموں کا دوسری حکومتوں اور قوموں کے درمیان معاہدہ نہیں، بلکہ یہ الٰہی حقوق ہیں جن پر عمل کرنا ہر انسان پر واجب ہے ـــــ اس میں کسی شاہ و گدا کی اور پیغمبر و امتی کی تخصیص نہیں۔ اس تصورِ حقوق کے پس منظر میں صاف نظر آتا ہے کہ انسان اپنے جیسے انسان کے بنیادی حقوق کو تسلیم اور ادا نہیں کر رہا ہوتا، بلکہ وہ اللہ کے وہ حقوق پورے کر رہا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ہر بندے پر عائد کیے گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لیکن وہ معاشرہ جو اپنے امور زندگی میں خود مختاری کے شوق میں مبتلا ہو، جیسا کہ مغرب ہے، وہاں اور اس کی سفارشات کی بنا پر دوسرے معاشروں میں انسان کے بنیادی حقوق کاغذوں میں تو محفوظ رہ سکتے ہیں، کارگاہِ عمل میں ہرگز نہیں —— اور اسی کا نتیجہ آج ہم دیکھ رہے ہیں اہل مغرب اور مغرب کے "فکری مرید" یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی بات یورپ سے اٹھتی ہے اس وقت اسلامی دانشوروں اور علماء کو یاد آتا ہے کہ قرآن میں تو یہ بات پہلے آچکی ہے —— اسلام تو اس کے بارے میں یہ ہدایت پہلے دے چکا ہے، اور سنت میں تو اس کا ذکر پہلے سے موجود ہے۔ یہ اعتراض کسی حد تک درست ہے، لیکن اتنا بھی نہیں کہ شرم کے مارے سر جھکا لیا جائے —— !

بات یہ ہے کہ اہل اسلام مغرب کو پڑھا لکھا سمجھتے ہیں اور اس کی دیانت و امانت کے چرچے سے متاثر ہوتے ہیں۔ وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ مغرب اسلامی تعلیمات، قرآنی احکام، اور دینی لٹریچر سے اتنا نابلد نہیں ہوگا، وہ یہ نہیں کرے گا کہ ایک بات واضح اور ظاہر ہے، پھر بھی ڈنڈی مارنے سے کام لے —— لیکن جب مغرب اور اس کے ذہنی غلاموں کی تان اس پر آکر ٹوٹتی ہے کہ مذہب چلا ہوا کارتوس ہے، دین از کارِ رفتہ چیز ہے، اسلام کو عصر حاضر کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے، زندگی کے تمام شعبوں میں مغرب سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے وغیرہ تو پھر ضرورت پیش آجاتی ہے کہ ہر قدم پر انہیں بتلایا جائے کہ یہ بات جو تم کر رہے ہو، کوئی نئی اور انوکھی نہیں، بلکہ جگالی کر رہے ہو! یہ سب کچھ صدیوں پہلے ہو چکا ہے، یا تو تمہیں پتہ اب چلا ہے، یا پھر کتمانِ حق کا مظاہرہ کرتے ہو!

اوپر جن آیات کا حوالہ دیا گیا ہے، ظاہر ہے وہ سبھی قرآن مجید میں موجود ہیں، کسی اسلامی مفکر اور دینی عالم نے آج یا اس سے کچھ عرصہ پہلے قرآن مجید میں داخل نہیں کیں، —— لیکن آج جو اقوام متحدہ کے چارٹر کو آسمانی صحیفہ اور الہامی دستاویز قرار دے کر پوری دنیا کو سر پر اٹھا لیا گیا ہے، تو ایسے موقع پر صورتِ واقعہ کو واضح کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ان آیات کے علاوہ حضور ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع بنیادی انسانی حقوق کے حوالے سے حرفِ آخر کا درجہ رکھتا ہے، اب قیامت تک کوئی فلاسفر اور مفکر اس کی تشریح تو کر سکتا ہے، اس میں اضافہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔!

آج مغرب کو جس دانش پر بڑا ناز ہے اور دانش کی اس ترنگ میں وہ ارادہ و شعور بخشنے والے خدا کو بھی بھول بیٹھا ہے، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا صدیوں کا اجتماعی شعور اب بھی اس امر کا محتاج ہے کہ وہ نبوت کے نور سے اَخذِ فیض کرے —— تبھی جوہرِ آدمیت کو آب، اور شعور انسانیت کو تاب نصیب ہوگی۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ